یادداشت

30

درس سی ام

گلهایی از بوستان

(بوستان کے چند پھول)

شیخ سعدی شیرازی

سبق (نظم) کا تعارف

فارسی کے عظیم شاعر اور نثر نگار شیخ مصلح الدّین سعدی، ایران کے مشہور شہر شیراز میں ساتویں صدی ہجری کی ابتدا میں پیدا ہوئے، طویل عمر پائی اور اسی شہر میں دفن ہوئے۔ ان کی کتاب

یادداشت

''گلستان'' نثر میں ہے۔ اس میں حکایات بیان کی گئی ہیں۔ یہ نہ صرف فارسی ادب کا اعلی شاہکار ہے بلکہ عالمی ادب میں بھی اس کو بلند مقام حاصل ہے۔ اس میں بہت دلکش زبان اور اچھے انداز میں اعلی اجتماعی اور اخلاقی مضامین بیان کیے گیے ہیں۔ شیخ سعدی کی دوسری اہم کتاب ''بوستان'' ہے۔ اسی سے درج ذیل اشعار ماخوذ ہیں۔ بوستان میں بھی منظوم کہانیوں اور حکایتوں کے ذریعے اعلی اخلاق کی تعلیم دی گئی ہے۔ غزلیات اور قصائد میں بھی سعدی آسمانِ ادب کے درخشندہ ستارے ہیں۔ ذیل میں جو اشعار آپ پڑھیں گے ان میں جانوروں اور خدا کی ہر مخلوق کے ساتھ رحم دلی اور ہمدردی کرنے کی نصیحت کی گئی ہے۔

اس نظم سے آپ سیکھیں گے

- اس نظم کے اشعار کا مطلب و مفہوم سیکھیں گے۔
- شعر کے حسن اور اس کے آہنگ سے لطف اندوز ہوں گے۔
- شعر فہمی اور شعر کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہوگی۔
- شعر کے زیر و بم اور شعر کی لطافتوں سے آپ کے ذوق کی تسکین ہوگی۔
- جو شعری تراکیب اور شاعرانہ کاریگری اشعار میں ہے اس سے واقفیت پیدا ہوگی۔
- ان اشعار میں دی گئی نصیحت کو آپ آئندہ زندگی میں چراغِ راہ بنائیں گے۔

30.1 اصل متن

1- میازار موری که دانه کش است
که جان دارد و جان شیرین خوش است

2- سیه اندرون باشد و سنگدل
که خواهد که موری شود تنگ دل

3- مزن بر سرِ ناتوان دستِ زور
که روزی به پایش درافتی چو مور

یادداشت

4- نـه بـخشیـد بـر حـالِ پـروانـه شـمـع
نـگـه کـن کـه چـون سوخت در پیـشِ جمع

5- گـرفـتـم ز تـو نـاتـوان تـر بسـی است
تـوانـا تـر از تـو هـم آخـر کسـی است

30.2 الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
میازار	مت ستاؤ	مور	چیونٹی
چو	طرح/مانند	شیرین	میٹھی
درافتی	تو گر پڑے گا (تو بھی عاجز اور کمزور ہوجائیگا)		
دانه کش	دانہ لے جانے والا/والی		
نه بخشید	نہیں بخشا/نہیں معاف کیا		
سیه اندرون	جس کا دل کالا ہو/بیرحم		
جمع	جماعت، اکھٹے لوگ/مجمع		
سنگدل	جس کا دل پتھر جیسا ہو/ظالم		
ز	از کا مخفف ہے، 'ز' صرف اشعار میں استعمال ہوتا ہے		
سیه	سیاہ کا مخفّف/کالا	کن	کرو
اندرون	دل/اندر	نگه کن	دیکھو
چون	کیسے/کس طرح	سنگ	پتھر
سوخت	جل گئی	شمع	موم بتّی
مزن	مت مارو	گرفتم	میں نے مانا
ناتوان	کمزور	دست	ہاتھ

یادداشت

دست زور	ظلم کا ہاتھ	از	سے
پایش	(پای+ش) اس کا پیر	بسی	بہت
ناتوان تر	زیادہ عاجز/زیادہ کمزور	توانا تر	زیادہ طاقتور
هم	بھی	کسی	کوئی

30.3 ترجمہ

1- تو ایک دانہ لیجانے والی چیونٹی کو بھی مت ستا کیونکہ وہ جاندار ہے اور ہر کسی کو اپنی جان پیاری ہوتی ہے۔

2- وہ شخص سیاہ دل اور ظالم ہے جو ایک چیونٹی کو دکھی کرنا چاہتا ہے۔

3- کمزور شخص کے سر پر ظلم سے ہاتھ مت مارو کیونکہ (ہوسکتا ہے) کہ تم بھی کسی دن اس کے پیروں میں چیونٹی کی طرح (عاجز اور کمزور ہوکر) گر پڑو۔

4- شمع نے پروانے کے حال پر (ذرا) رحم نہیں کھایا (پروانے کو جلا دیا)، (اسی لیے) دیکھو کہ شمع سب کے سامنے کیسے جل گئی۔

5- میں نے مان لیا کہ بہت سے لوگ تجھ سے کمزور ہیں (لیکن) تجھ سے زیادہ طاقت والا بھی تو آخر کوئی ہے۔

30.4 متن پر مبنی سوالات

الف: سبق پڑھیے اور ذیل میں دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیے:

1- موری دانه کش را چرا نیازاریم؟

2- چه کسی موری را تنگدل می کند؟

3- بر سر ناتوان چرا دست زور نه زنیم؟

4- شمع در پیش جمع چرا سوخت؟

یادداشت

ب: «میازار» اور «مزن» لفظوں پر غور کیجیے:

«مـزن» (مت مار) اور «میـــازار» (مت ستا) جیسے الفاظ کسی کام کے منع کرنے کے لیے آتے ہیں اور ان کے شروع میں «م» کے بجائے «ن» کا بھی استعمال ہوسکتا ہے یعنی «میـازار» کے بجائے «نیـازار» اور «مزن» کے بجائے «نزن»۔ ذیل میں کچھ ایسے ہی الفاظ دیے گیے ہیں جو کسی کام کو منع کرنے کے لیے (یعنی نہی کے لیے) استعمال ہوتے ہیں۔ آپ کو ان کے شروع میں «م» کے بجائے «ن» لگانا ہے۔ آسانی کے لیے دو مثالیں بھی لکھ دی گئی ہیں:

	«م» کے ساتھ	معنی	«ن» کے ساتھ
1-	مکن	مت کرو	نکن
2-	مرو	مت جا	نرو
3-	مده	مت دے	
4-	مپرس	مت پوچھ	
5-	مگیر	مت لے	
6-	مخوان	مت پڑھ	
7-	منویس	مت لکھ	
8-	مترس	مت ڈر	
9-	مبین	مت دیکھ	
10-	مشنو	مت سُن	
11-	مخور	مت کھا	
12-	میا	مت آ	

ج: آخری شعر میں «توانا‌تر» اور «نـاتوان تر» دو لفظ استعمال ہوئے ہیں۔

«تـوانا» اور «نـاتوان» لفظوں کے آخر میں «تر» کا اضافہ کرکے یہ دونوں

لفظ بنائے گئے ہیں۔ کسی صفت کے آخر میں «تــــر» کا اضافہ ہوتا ہے تو معنی ''زیادہ'' کے ہو جاتے ہیں۔

مثلاً: توانا = طاقتور

ناتوان = کمزور

ان لفظوں میں «تر» کا اضافہ ہوا تو معنی ہوئے:

توانا تر = زیادہ طاقتور

ناتوان تر = زیادہ کمزور

مندرجہ ذیل صفات کے آخر میں «تر» کا اضافہ کیجیے اور معنی بھی لکھیے:

صفت	معنی	صفتِ تفضیلی	معنی
بزرگ	بڑا	بزرگتر	زیادہ بڑا
کوچک	چھوٹا		
گران	بھاری		
سبک	ہلکا		
زیبا	خوبصورت		
مهربان	مہربان		
خوب	اچھا		
سخت	سخت		
بد	برا		
نرم	نرم		
کم	کم		
عزیز	عزیز		

یادداشت

بلند	اونچا		
قدیم	پرانا		
پَست	نیچا		
جدید	نیا		

د: یاد رکھیے کہ صفت میں جب «تـر» لگ جاتا ہے تو پھر جملے میں اکثر «از» کا استعمال ہوتا ہے۔ آپ مندرجہ ذیل جملوں میں خالی جگہوں کو صفت کی دونوں میں سے کسی ایک شکل کا استعمال کر کے پُر کیجیے۔ صفت کی یہ دونوں شکلیں جملے کے آگے بریکٹ میں دیدی گئی ہیں:

1- گل از خار .... است یا خار از گل؟ (به/بهتر)

2- فریدون .... است. (مهربان/مهربانتر)

3- توانا بود هر که .... بود. (دانا/داناتر)

4- موری دانه ای .... از خود را بالای دیوار برد. (بزرگ/ بزرگتر)

5- .... از خدا کسی نیست. (توانا/تواناتر)

6- این زن .... از آن مرد است. (جوان/جوانتر)

7- این انار .... از آن انار است. (شیرین/شیرین تر)

8- کدام راه .... از دهلی تا ممبئی است. (دراز/درازتر)

9- شما .... آمدید و .... رفتید. (دیر/دیرتر، زود/زودتر)

ہ: تیسرا شعر پڑھیے، اس شعر میں شاعر نے دست، پا اور سر تین ایسے الفاظ استعمال کیے ہیں جو انسانی جسم کے اعضاء ہیں اور ان میں باہم بڑی مناسبت ہے، یہ شعر کی خوبی ہوتی ہے۔ اسی طرح آخری شعر میں بھی دو لفظ ایک دوسرے کے متضاد ہیں، ان کو پہچان کر لکھیے:

1- ....   2- ....

یادداشت

و: ان اشعار میں شیخ سعدی نے یہ نصیحت کی ہے کہ کسی کمزور کو ستانا نہیں چاہیے۔ وہ کمزور تو ہے لیکن کبھی طاقتور بھی بن سکتا ہے اور ظالم کمزور ہوسکتا ہے۔ سمجھانے کے لیے شاعر نے چوتھے شعر میں پروانے کی مثال دی ہے جس کو شمع کی لو جلا دیتی ہے۔ بتائیے کہ پروانے کو جلانے کی شمع کو کیا سزا ملی۔ صرف ایک جملے میں لکھیے:

ز: تیسرے شعر میں دست اور پا متضاد الفاظ ہیں۔ ''ہاتھ، پیر'' کو فارسی میں «دست و پا» کہتے ہیں۔ ایسے بہت سے متضاد الفاظ ہیں جو ایک ساتھ استعمال ہوتے ہیں جیسے: «روز و شب» (دن رات)، «پست و بلند» اور «زمین و آسمان» وغیرہ۔

ذیل میں کچھ الفاظ دو کالموں میں دیے جارہے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کالم میں ایک لفظ چن کر متضاد الفاظ کے جوڑے بنائیے اور دونوں لفظوں کے درمیان «و» استعمال کرکے اس طرح لکھیے جیسے ہم نے اوپر «روز و شب»، «پست و بلند» اور «زمین و آسمان» کو لکھا ہے:

		کالم 'الف'	کالم 'ب'	
مثال:	1-	گرم	بد	گرم و تر
	2-	دور	شر	....
	3-	خیر	نزدیک	....
	4-	خوب	حیات	....
	5-	سفید	تر	....

یادداشت

-6	آب	سیاه	....
-7	خشک	آتش	....
-8	مرگ	سرد	....
-9	صبح	خزان	....
-10	بهار	شام	....

30.5 اس سبق سے آپ نے سیکھا

- اس نظم میں شامل اشعار کے مفہوم اور ان کے معانی۔
- نظم میں استعمال کیے گیے الفاظ اور شعری تراکیب کے معانی۔
- شعری حسن اور شعری لطافتوں سے لطف اندوز ہوئے۔
- شیخ سعدی، ان کی حیات، ان کے کارناموں سے واقفیت حاصل ہوئی۔
- اس نظم کا پیغام ''یعنی کمزوروں، ناتوانوں اور جانوروں کے ساتھ ہمدردی اور رحم دلی کرنا ہی انسانیت ہے''۔

30.6 متن پر مبنی سوالات کے جوابات

الف: اشعار سے متعلّق سوالوں کے جواب:

1- موری دانه کش را نیازاریم زیرا آن هم جان دارد.

2- هر که سیه اندرون و سنگدل می باشد، موری را تنگدل می کند.

3- بر سر ناتوان دست زور نه زنیم زیرا ممکن است روزی به پایش درافتیم.

4- شمع در پیش جمع سوخت زیرا آن بر حال پروانه نه بخشید.

یادداشت

ب: «م» کے بجائے «ن» کے ساتھ بنائے گئے الفاظ:

1- نکن	2- نرو	3- نده
4- نپرس	5- نگیر	6- نخوان
7- ننویس	8- نترس	9- نبین
10- نشنو	11- نخور	12- نیا

ج: «تر» اضافہ کے ساتھ بنائی گئی صفتِ تفضیلی اور اس کے معانی:

صفتِ تفضیلی	معنی	صفتِ تفضیلی	معنی
بزرگتر	زیادہ بڑا	گرانتر	زیادہ بھاری
کوچکتر	زیادہ چھوٹا	سبکتر	زیادہ ہلکا
زیباتر	زیادہ خوبصورت	مهربانتر	زیادہ مہربان
خوبتر	زیادہ اچھا	سخت تر	زیادہ سخت
بدتر	زیادہ برا	نرمتر	زیادہ نرم
کمتر	زیادہ کم	عزیزتر	زیادہ عزیز
بلندتر	زیادہ اونچا	قدیمتر	زیادہ پرانا
پَست تر	زیادہ نیچا	جدیدتر	زیادہ نیا

د: خالی جگہوں کی صفتِ تفضیلی:

1- گل از خار بهتر است یا خار از گل؟

2- فریدون مهربانتر از ایرج است.

3- او داناتر از دیگران بود.

4- موری دانه ای بزرگتر از خود را بالای دیوار برد.

یادداشت

5- توانا‌تر از خدا کسی نیست.

6- این زن جوانتر از آن مرد است.

7- این انار شیرین‌تر از آن انار است.

8- کدام راه درازتر از دهلی تا ممبئی است.

9- شما دیر آمدید و زودتر رفتید.

ہ: نظم کے آخری شعر میں دو متضاد الفاظ:

1- ناتوان	2- توانا

و: پروانے کو جلانے کی سزا شمع کو یہ ملی کہ شمع خود جل کر ختم ہوگئی۔

ز: دو متضاد الفاظ:

1- گرم و تر	2- دور و نزدیک
3- خیر و شر	4- خوب و بد
5- سفید و سیاه	6- آب و آتش
7- خشک و تر	8- مرگ و زندگی
9- صبح و شام	10- بهار و خزان